www.ShianeAli.com

١٩
پھر اشکوں سے منہ دھونے لگیں خاک اُڑا کر
گودی میں لیا دوڑ کے پھر لاشۂ اصغرؑ
نوچے کبھی بال اپنے کبھی پیٹ لیا سر
وہ بین کیے جس سے بپا ہو گیا محشر

مرثیہ نمبر ٧

خاموش ہو لایق کہ نبیؐ صرفِ فغاں ہیں
فردوس میں زہراؑ و علیؑ نوحہ کناں ہیں

١
اعدا جو رن میں شمعِ امامت بجھا چکے
سرور کے پیاسے حلق پہ خنجر پھرا چکے
عرشِ خدا گرا چکے کعبے کو ڈھا چکے
دنیا سے پنجتنؑ کی نشانی مٹا چکے
غل تھا کہ قبر میں بھی ستایا بتولؑ کو
بے سر کیا نماز میں سبطِ رسولؐ کو

٢
رن میں پچھاڑیں کھاتی تھیں زہراؑ جگر فگار
تھامے ہوئے کلیجے کو شبرؑ تھے بے قرار
حیدرؑ سر اپنا پیٹتے تھے نعرے مار مار
کہتے تھے خاک اوڑھ کے یہ محبوبِ کردگار
پیاسے کا سر بدن سے اُتارا لعین نے
ہے ہے مرے نواسے کو مارا لعین نے

٣
تھا خیمۂ حسینؑ میں غل وا حسینؑ کا
کہتی تھی بانو مجھ پہ فلک غم کا گر پڑا
پھینکی تھی سر سے زینبؑ و کلثومؑ نے ردا
وارث مرا شہید ہوا وا مصیبتا
آیا کسی کو رحم نہ زہراؑ کے لال پہ
ہے ہے تباہی آ گئی احمدؐ کی آل پہ

٤
رانڈیں یہ بین کرتی تھیں سر پیٹ پیٹ کر
نیزوں پہ رکھے جاتے تھے شہدا کے تن سے سر
اور طبلِ فتح رن میں بجاتے تھے اہلِ شر
دوڑا رہے تھے گھوڑوں کو سرور کی لاش پر
تاکید کر رہا تھا عمر فوجِ شام کو
جلدی جلا دو آگ سے شہ کے خیام کو

Presented by www.ziaraat.com

۵

یہ حکم تھا کہ بیوہ دن کا زیور بھی لیجیو
کبریٰؑ کے سر کا مقنع پُر زر بھی لیجیو
گوش سکینہؑ جان کے گوہر بھی لیجیو
زینبؑ کے فرق پاک کی چادر بھی لیجیو
بے خوف لوٹو خانۂ ابن بتولؑ کو
محتاج کر دو خلق میں آل رسولؐ کو

۶

سنتا ہوں اک مریض ہے خیمہ میں تشنہ کام
سجادؑ اس کو کہتے ہیں عابدؑ ہے اس کا نام
اب ہے وہی وصی شہنشاہِ خاص و عام
رو کے اگر تو کیجیو کام اس کا تم تمام
اور تپ میں غش جو پائیو ابن حسینؑ کو
قیدی بنا کے لائیو ابن حسینؑ کو

۷

یہ ذکر تھا کہ غل ہوا ڈیوڑھی پہ ناگہاں
تھرائے خوف سے حرم شاہ دو جہاں
بستر سے اُٹھے کانپتے سجادؑ ناتواں
ڈیوڑھی پہ جا کے ظالموں سے یوں کیا بیاں
تم سب کو چاہیئے ادب اس بارگاہ کا
اے ظالمو یہ گھر ہے رسالتؐ پناہ کا

۸

بابا کی طرح مجکو بھی نیزے لگاؤ تم
میرے بھی حلق خشک پہ خنجر پھراؤ تم
حاضر ہوں مجکو طوق و سلاسل پنہاؤ تم
بیوہ وں کے لوٹنے سے مگر ہاتھ اٹھاؤ تم
دو دن کا ان پہ فاقہ ہے دو دن کی پیاس ہے
دنیا کا مال و زر نہیں کچھ ان کے پاس ہے

۹

زر ہاتھ آئیگا یہ عبث ہے تمہیں خیال
محتاج ہی رہی ہے ہمیشہ نبیؐ کی آلؑ
عشرت کا فاطمہؑ کے عیاں ہے سبھوں پہ حال
جز اک ردائے کہنہ نہ تھا کچھ متاع و مال
دُنیا کی نعمتوں سے زباں آشنا نہ تھی
جز نان و جو کے اور میسر غذا نہ تھی

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۰
دنیا میں جس طرح کی تھی عسرت بتولؑ پر
یہ گھر اگر لٹا تو لٹا مصطفےٰؐ کا گھر
محتاج اسی طرح کی یہ بیوہ ہیں نوحہ گر
سر ننگے یہ ہوئیں تو کھلا فاطمہؑ کا سر — بکا
یہ بی بیاں بھی مریم و حوا سے کم نہیں
عصمت ہر اک کی عصمتِ زہراؑ سے کم نہیں — بکا

۱۱
اعدا سے کہہ رہا تھا یہ بیمار کربلا
منکر سے کشمکش سے وہ رنجور گر پڑا
اتنے میں حملہ فوجِ ستمگار کا ہوا
چلا کے فوج سے عمرِ سعد نے کہا
نزدیک اس کے غیر کو آنے نہ دیجیو
قابو سے اس مریض کو جانے نہ دیجیو — بکا

۱۲
زنہار اس کے حال پہ کوئی ترس نہ کھائے
زنجیر و طوق سامنے ظالم جو لے کے آئے
حداد سے یہ کہہ دو کہ زنجیر و طوق لائے
عابدؑ نے سر جھکا دیا اور پاؤں بھی بڑھائے
طوقِ گراں پنہا دیا اس بے گناہ کو — بکا
صدمہ ہوا لحد میں رسالت پناہ کو — بکا

۱۳
عابدؑ کو قید کر چکے جب بانیٔ جفا
غیرت کے مارے چادروں سے منہ چھپا چھپا
دَرّانہ آئے خیمے کے اندر وہ بے حیا
چھپنے لگیں سراچوں میں بی بیاں بصد بکا
چلاتی تھیں تباہی غریبوں پہ آئی ہے
لٹتا ہے گھر حسینؑ کا یارب دہائی ہے — بکا

۱۴
فریاد ہے کہ ہوتے ہیں بے پردہ پردہ دار
کہتی تھی کوئی اپنے نہ مونس نہ غمگسار
آئی ہے لوٹنے ہمیں فوجِ ستم شعار
آ کر بچاؤ بی بیوں کو یا شیرِ کردگار
زینبؑ پکارتی تھی برادر مدد کرو — بکا
بہنا کی آ کے سبطِ پیمبرؐ مدد کرو — بکا

Presented by www.ziaraat.com

۱۵
رانڈیں یہ بین کر رہی تھیں غل مچا مچا　اور لٹ رہا تھا خانۂ فرزندِ مرتضٰیؑ
لیتا تھا کوئی مسندِ سلطانِ کربلا　فضہؑ سے پوچھتا تھا کوئی بانیٔ جفا
کس جا پہ توشہ خانہ ہے سبطِ رسولؐ کا
بتلا کدھر خزانہ ہے ابنِ بتولؑ کا

۱۶
اسباب سارا لوٹ چکے جب ستم شعار　بی بیوں پہ آئے کھینچ کے تلواریں نابکار
زیور بھی چھینا سر سے ردائیں بھی لیں اُتار　سر ننگے ہو گئے حرمِ شیرِ کردگار
بھاگیں جو بی بیاں بالوں سے منھ ڈھانپ ڈھانپ کے
دہشت سے بچے رونے لگے کانپ کانپ کے

۱۷
ان بچوں میں تھی بالی سکینہؑ بھی نوحہ گر　دہشت کے مارے سینے میں تھراتا تھا جگر
ناگاہ آیا دوڑ کے واں شمرِ خیرہ سر　بُندے کو اُس کے کان سے کھینچا وہ بد گہر
زخمی جو کان ہو گیا اس تشنہ کام کا
تھرایا رن میں لاشہ لیے سر امام کا

۱۸
چلائی گر کے خاک پہ وہ بچی تشنہ کام　اے بابا جان دوڑو یہ بیٹی ہوئی تمام
تڑپی سکینہؑ جس گھڑی لے کر پدر کا نام　غصے میں آیا اور بھی وہ قاتلِ امام
آیا خدا کا خوف نہ کچھ روسیاہ کو
مارا طمانچہ دوڑ کے اُس بے گناہ کو

۱۹
بس لگتے ہی طمانچے کے غش اُس کو آگیا　بی بیاں یہ حال دیکھ کے دوڑیں برہنہ پا
چلائی بانوؑ ہائے یہ کیسا ستم ہوا　بچی کو میری مارا طمانچہ غضب کیا
زخمی ہے کان سرخ طمانچے سے گال ہے
ہے ہے یہ بے حسینؑ سکینہؑ کا حال ہے

مرثیہ نمبر ۸

Presented by www.ziaraat.com